احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

سوموار 18 فروری 2013ء

روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

بشارت دی

بشارت دی کہ اک بیٹا ہے تیرا
جو ہو گا ایک دن محبوب میرا

کروں گا دُور اس مَہ سے اندھیرا
دکھاؤں گا کہ اک عالم کو پھیرا

بشارت کیا ہے اک دل کی غذا دی
فسبحان الذی اخزی الاعادی

(درثمین)

پیشگوئی دربارہ مصلح موعود

حضرت مسیح موعود کو خدا تعالیٰ نے مخاطب کر کے فرمایا:-

’’میں تجھے ایک رحمت کا نشان دیتا ہوں اسی کے موافق جو تو نے مجھ سے مانگا۔ سو میں نے تیری تضرعات کو سنا اور تیری دعاؤں کو اپنی رحمت سے بپایہ قبولیت جگہ دی اور تیرے سفر کو (جو ہوشیار پور اور لودھیانہ کا سفر ہے) تیرے لئے مبارک کر دیا۔ سو قدرت اور رحمت اور قربت کا نشان تجھے دیا جاتا ہے- فضل اور احسان کا نشان تجھے عطا ہوتا ہے اور فتح اور ظفر کی کلید تجھے ملتی ہے- اے مظفر تجھ پر سلام! خدا نے یہ کہا تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں موت کے پنجہ سے نجات پاویں اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں- اور تا دین (-) کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہو اور تا حق اپنی تمام برکتوں کے ساتھ آ جائے اور باطل اپنی تمام نحوستوں کے ساتھ بھاگ جائے اور تا لوگ سمجھیں کہ میں قادر ہوں جو چاہتا ہوں سو کرتا ہوں- اور تا وہ یقین لائیں کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور تا انہیں جو خدا کے وجود پر ایمان نہیں لاتے اور خدا اور خدا کے دین اور اس کی کتاب (-) کو انکار اور تکذیب کی نگاہ سے دیکھتے ہیں ایک کھلی نشانی ملے- اور مجرموں کی راہ ظاہر ہو جائے- سو تجھے بشارت ہو کہ ایک وجیہہ اور پاک لڑکا تجھے دیا جائے گا- ایک زکی غلام (لڑکا) تجھے ملے گا- وہ لڑکا تیرے ہی تخم سے تیری ہی ذریت و نسل ہوگا- خوبصورت پاک لڑکا تمہارا مہمان آتا ہے- اس کا نام عنموائیل اور بشیر بھی ہے- اس کو مقدس روح دی گئی ہے اور وہ رجس سے پاک ہے وہ نور اللہ ہے- مبارک وہ جو آسمان سے آتا ہے-

اس کے ساتھ فضل ہے جو اس کے آنے کے ساتھ آئے گا- وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا- وہ دنیا میں آئے گا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا- (-) خدا کی رحمت وغیوری نے اسے کلمہ تمجید سے بھیجا ہے- وہ سخت ذہین وفہیم ہوگا- اور دل کا حلیم- اور علوم ظاہری وباطنی سے پر کیا جائے گا- اور وہ تین کو چار کرنے والا ہوگا (اس کے معنے سمجھ میں نہیں آئے) دوشنبہ ہے مبارک دوشنبہ- فرزند دلبند گرامی ارجمند مظہر الاول والآخر مظہر الحق والعلاء (-) جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا- نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا- ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا- وہ جلد جلد بڑھے گا اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا اور قومیں اس سے برکت پائیں گی- تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا- وکان امرا مقضیا‘‘

(اشتہار 20 فروری 1886ء- روحانی خزائن جلد نمبر 5 ص 647)

تنظیم اور ڈیوٹی کی ادائیگی

حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:-

ہماری جماعت میں تنظیم بھی محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہی پیدا ہوئی ہے جس کے ہمیشہ خوشکن نتائج ظاہر ہوتے رہتے ہیں۔ مجھے یاد ہے ایک زمانہ میں جب میں جوان تھا قادیان میں مخالفوں کا جلسہ ہوا۔ انہوں نے اپنی تقریروں میں کہا کہ ہم بہشتی مقبرہ پر حملہ کریں گے اور احمدیوں کی قبریں کھود دیں گے۔ میں نے حفاظت کے لئے باہر سے آدمی منگوائے ہوئے تھے۔ وہ زمیندار اور ان پڑھ تھے۔ رات کو میں یہ دیکھنے کے لئے باہر گیا کہ یہ لوگ کیسا پہرہ دے رہے ہیں۔ میرے ساتھ مولوی ذوالفقار علی خانصاحب گوہر مرحوم تھے۔ اچانک ایک زمیندار دوڑتا ہوا آیا اور اس نے مجھے کمر سے پکڑ لیا اور کہنے لگا۔ میں آگے نہیں جانے دوں گا۔ کچھ دوست کہنے لگے۔ یہ خلیفۃ المسیح ہیں۔ وہ کہنے لگا۔ میں نہیں جانتا کہ یہ خلیفۃ المسیح ہیں۔

میری ڈیوٹی یہ ہے کہ میں نے اس جگہ سے آگے کسی کو جانے نہیں دینا جب تک اس کو پاس ورڈ معلوم نہ ہو یا اس نے ڈیوٹی کا بلا نہ لگایا ہوا ہو۔ میں نے ان دوستوں کو جنہوں نے یہ کہا تھا کہ یہ خلیفۃ المسیح ہیں۔ ڈانٹا اور کہا کہ اس شخص نے جو کچھ کیا ہے۔ درست کیا ہے اس کی ڈیوٹی ہی یہی تھی کہ کسی کو آگے نہ گزرنے دے۔ پھر اس پہریدار نے مجھے کہا۔ پاس ورڈ مقرر ہے۔ وہ مجھے بتائیں خیر اس کا افسر دوڑا ہوا آیا اور اس نے پاس ورڈ بتایا۔ تب پہریدار نے کہا۔ اب آپ اندر جا سکتے ہیں۔ میں نے اس شخص کی تعریف کی اور کہا یہ اس قابل ہے کہ اسے انعام دیا جائے۔ اس نے بہت اچھا کام کیا ہے تو ڈیوٹی کی ادائیگی اور تنظیم بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی ہماری جماعت میں آئی ہے۔

(الفضل 24 جنوری 1959ء ص 3)

المصلح الموعود

شکر صد شکر دلستاں آیا
للہ الحمد مہرباں آیا

ہر طرف ہے فضا مسرت کی
آج خوشیوں کا پھر سماں آیا

منتظر تھیں ''کنواریاں'' جس کی
بن کے دولہا وہ نوجواں آیا

''مظہر الحق والعلا'' بے شک
ابن مہدی بعزّ و شاں آیا

''تائی آئی'' ہے جس کی بیعت میں
''پسرِ موعود'' بے گماں آیا

کی ہے فتح و ظفر نے پابوسی
وہ مظفر وہ کامراں آیا

لا جرم ہے وہ ''مصلح الموعود''
''روح حق'' صاحب قرآں آیا

''تین کو چار'' کر دیا لا ریب
حق تعالیٰ کا رازداں آیا

تاج پہنے ہوئے خلافت کا
اپنا سالارِ کارواں آیا

لے کے مژدہ بہار کا ہر سو
باغِ احمد کا باغباں آیا

فوجِ باطل کو کر دیا پسپا
دینِ حق کا وہ پہلواں آیا

ہر اندھیرا ہوا ہے دور اس سے
مہرِ انوارِ ضوفشاں آیا

وہ ''فہیم'' و ''ذکی'' و دل کا حلیم
وہ ''اولوالعزم'' خوش بیاں آیا

''حسن و احسان'' میں نظیرِ پدر
''فضل'' و ''رحمت'' کا ''اک نشاں'' آیا

حق کی جانب سے حضرت محمود
دین احمد کا پاسباں آیا

اس کے سر پر خدا کا سایہ ہے
وہ جواں بخت شادماں آیا

معرفت کے بہا دیئے دریا
علم کا بحر بیکراں آیا

شاد مُردہ دلوں میں جاں آئی
جب ''مسیحی نفس'' یہاں آیا

محمد ابراہیم شاد

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مکرم محمد اسد اللہ صاحب قریشی الکاشمیری

صحائف گزشتہ کے مطابق زمانہ مہدی کی ایک علامت

بچے کی بیعت اور عالمی جنگیں

بچہ کی بیعت اور جنگوں کا آغاز

بعض روایات میں جو علامات ظہور مہدی کے سلسلے میں بزرگان سلف کی کتب میں آئی ہیں۔ وارد ہے کہ ایک بچہ کی بیعت ہوگی تو طاقتور ممالک کی جنگیں شروع ہو جائیں گی۔ یہ روایت شیعوں کی معتبر کتاب بحار الانوار جلد 13 میں درج ہے۔ کتاب بحار الانوار چھبیس جلدوں میں لکھی گئی ہے اور ایران میں طبع ہوئی ہے۔

اس کتاب میں باب علامات ظہور مہدی میں ابی الجارود کی روایت ہے کہ انہوں نے کہا:

سمعت اباجعفر یقول اذاظھرت بیعۃ الصبی قام کل ذی صیصیۃ بصیصیتہ۔

(بحار الانوار جلد 13 ص 165)

یعنی ابی الجارود سے روایت ہے کہ اس نے کہا کہ میں نے اباجعفر رضی اللہ عنہ سے سنا فرماتے تھے کہ جب بچہ کی بیعت ظہور میں آئے گی تو ہر طاقتور اپنی طاقتوں کے ساتھ کھڑا ہوگا۔ (یعنی بڑی طاقتوں کی جنگیں شروع ہوں گی) اس روایت میں عربی کا لفظ صیصیۃ استعمال ہوا ہے مصنف بحار الانوار نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے لکھا ہے کہ صیصیۃ مرغ کے چونچ مارنے کو کہتے ہیں اور بیل اور آہو کے سینگوں کو بھی کہتے ہیں اور قلعہ کو بھی کہتے ہیں۔

ای اظھر کل قوۃ قوتہ

یعنی مطلب یہ ہے کہ ہر طاقتور اپنی قوت و طاقت ظاہر کرے گا۔ (حوالہ ایضاً)

اس روایت کی رو سے امام مہدی کے زمانہ کی ایک علامت یہ بتائی گئی ہے کہ جب ''الصبی'' کی بیعت ظاہر ہوگی تو بڑی طاقتوں کی جنگیں شروع ہوں گی۔

مگر سوال یہ ہے کہ ''الصبی'' کی بیعت ظاہر ہونے سے کیا مراد ہے؟ ظاہر ہے کہ اس سے کسی نابالغ بچہ کی بیعت تو مراد نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ نابالغ بچہ کی بیعت جائز ہی نہیں اس لئے ماننا پڑتا ہے کہ بچہ کی بیعت ظاہر ہونے سے کسی ایسے خاص نوخیز عمر والے شخص کی بیعت مراد ہے جس کا تعلق امام مہدی کے زمانہ سے ہے۔ جب ہم مہدی معہود اور مسیح موعود کے متعلق یہ مشہور حدیث پڑھتے ہیں کہ یتزوج ویولد لہ (کتب حدیث)

یعنی مسیح موعود شادی کرے گا اور اس کی اولاد ہوگی۔

تو اس سے اس مطلب کی مزید تائید ہوتی ہے جو ہم نے اوپر بیان کیا ہے۔ ان دونوں حدیثوں کو ملا کر پڑھنے سے واضح ہوتا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کا ایک خاص بیٹا ہوگا جس کی بیعت ہوگی اور اس کی بیعت اس وقت ہوگی جب بڑی طاقتوں کی جنگوں کا آغاز ہوگا۔ پس ''الصبی'' سے مراد مہدی کا وہ خاص بیٹا معلوم ہوتا ہے جس نے آپ کے بعد آپ کا جانشین ہونا تھا۔

امام مہدی کے بعد اس کے بیٹے کی خلافت قائم ہوگی

اس مطلب کی مزید تائید بحار الانوار کی ایک اور روایت سے بھی ہوتی ہے۔ جس میں خلفاء امام مہدی کے باب میں مہدی کے خلفاء کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

لیس بعد دولۃ القائم لاحد دولۃ الاماجاءت بہ الروایۃ من قیام ولدہ انشاء اللہ ذالک۔

(بحار الانوار جلد 13 ص 236)

یعنی قائم (مہدی) کے بعد ان کے ایک خاص بیٹے کی خلافت کے قیام کی روایت آئی ہے۔

گو صاحب بحار الانوار نے اس جگہ اس روایت کو ذکر کرنے کے بعد اشارہ کیا ہے کہ یہ روایت قطعی نہیں مگر یتزوج ویولد لہ والی حدیث اور دیگر احادیث سے اس روایت کی ثقاہت واضح ہو جاتی ہے جو مسلمانوں کے ہاں مسلم ہیں۔

ان تینوں روایات کو ملا کر پڑھنے سے درج ذیل باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

1۔ ایک خاص بچہ کی بیعت ہوگی۔

2۔ اس وقت بڑی طاقتوں کی جنگوں کا آغاز ہوگا۔

3۔ مہدی و مسیح موعود کا ایک خاص بیٹا ہوگا۔

4۔ مہدی کے بعد اس کے بیٹے کی خلافت قائم ہوگی۔

''بچہ'' کہنے میں حکمت

رہا یہ کہ اگر یہ بیان تسلیم کر لیا جائے تو مہدی کے بیٹے کو ''الصبی'' کیوں کہا گیا ہے تو واضح ہو کہ اس میں خاص مصلحت معلوم ہوتی ہے وہ یہ کہ بہت ممکن ہے کہ اس سے اس بات کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہو کہ جب اس کی نوعمری یا نوجوانی کی حالت میں بیعت ہوگی تو بعض لوگ کہیں گے کہ یہ تو ''بچہ'' ہے اس کی بیعت کیسے ہوگی اور اس طرف بھی اشارہ معلوم ہوتا ہے کہ جب اس کے کمالات ظاہر ہوں گے تو کہا جائے گا کہ دیکھو جسے لوگ ''بچہ'' کہتے تھے اس سے کیسے کمالات ظاہر ہوئے۔

کشف میں بچہ کی بیعت دیکھنا

اس جگہ ایک اور نکتہ کی طرف اشارہ کرنا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے۔ ابوجعفر رضی اللہ عنہ کی مندرجہ بالا روایت پیشگوئی ہے اور پیشگوئیاں عموماً کشف یا رویا سے تعلق رکھتی ہیں جو تعبیر طلب ہوتی ہیں۔ پس ابوجعفر رضی اللہ عنہ کو کشف میں جو دکھایا گیا کہ ''بچہ'' کی بیعت ہو رہی ہے اور یہ بھی دکھایا گیا کہ اس زمانہ میں بڑی طاقتوں کی جنگیں شروع ہیں تو اس سے خود بخود واضح ہو جاتا ہے کہ یہاں ایک خاص بیٹے کی بیعت کی طرف اشارہ ہے جس سے بڑے بڑے کمالات ظاہر ہوں گے کیونکہ خواب میں ایک بچہ کی بیعت ہوتے دیکھنا ظاہر کرتا ہے کہ وہ خاص حیثیت کا مالک ہوگا۔

امام مہدی کا بیٹا اس کے بعد اس کا یادگار ہوگا۔

اسی نوع کی پیشگوئی حضرت شاہ نعمت اللہ ولی رحمۃ اللہ علیہ نے کی تھی جس میں آپ نے فرمایا۔

دور اُوچوں شود بکام تمام
پسرش یادگار مے بینم

یعنی جب اس کا دور (مہدی کا دور) کامیابی سے پورا ہوگا تو اس کا بیٹا اس کے بعد اس کا یادگار ہوگا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی نوعمری میں بیعت اور جنگوں کا آغاز

اب ہم بتاتے ہیں کہ یہ روایات حضرت مرزا بشیرالدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی کے وجود میں کیسے پوری ہو چکی ہیں؟

1۔ جب آپ کی بیعت ہوئی تو آپ اس وقت 26,25 سال کی عمر کے نوجوان تھے جو نوعمری اور نوخیزی کی عمر ہوتی ہے۔

آپ کی پیدائش 1889ء میں ہوئی تھی اور آپ کے ہاتھ پر بیعت 1914ء میں ہوئی جبکہ آپ مسیح و مہدی کے بعد آپ کے دوسرے خلیفہ منتخب ہوئے۔ 1914ء وہی زمانہ ہے جب عالمگیر جنگ کا آغاز ہو چکا تھا جو پہلی عالمگیر جنگ کے نام سے مشہور ہے۔

اس کے بعد 1939ء کی ایک اور جنگ یورپین قوموں کی مشہور ہے۔ جو دوسری جنگ عظیم کہلاتی ہے۔

2۔ آپ امام مہدی کے خاص بیٹے ہیں یہ خصوصیت اس سے بھی ظاہر ہے کہ خود امام مہدی نے بھی اپنے ایک خاص بیٹے کی بشارت پائی تھی۔ جس کی بناء پر اس کے متعلق آپ نے یہ پیشگوئی آپ کی پیدائش سے بھی پہلے شائع کر دی تھی۔

3۔ جب 1914ء میں نوجوانی کی عمر میں جماعت نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی تو جماعت میں سے اس وقت بعض لوگوں نے جو اپنے آپ کو بڑا سمجھتے تھے یہ کہہ کر اس کی بیعت نہ کی کہ

''یہ تو کل کا بچہ ہے ہم کیسے اس کی بیعت کریں گے''۔

چنانچہ انہوں نے آپ کی بیعت نہ کی اور لاہور میں آ کر الگ جماعت بنائی مگر جماعت کی اکثریت نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔

ان تصریحات سے ظاہر ہے کہ حضرت مسیح موعود نے جو پیشگوئی اپنے ایک خاص بیٹے کی بابت کی تھی جس میں اس کی بہت سی علامات بیان فرمائی تھیں۔ اس کا ذکر احادیث میں بھی آتا ہے اور ان سب کے مصداق حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ہیں اور مندرجہ بالا روایات میں جو علامات آئی ہیں وہ آپ کے وجود میں پوری ہو چکی ہیں۔ جیسا ہم اوپر دکھا چکے ہیں۔

فرخ سلطانی

مبارک الفاظ ۔ مبارک تحریر

حضرت مصلح موعود کی پاکیزہ سیرت اور جماعت کو نصائح

کسی سے عداوت نہیں

حضور فرماتے ہیں:۔

ہمیں تو اس غلط عقیدہ سے دشمنی ہے جس کے مطابق انہوں نے ہمارے آدمیوں کو شہید کیا اور جسے (دین) کی تعلیم کے خلاف انہوں نے اختیار کر رکھا ہے اور اگر کوئی سچے دل سے توبہ کر لے تو چاہے وہ کتنا بڑا دشمن ہو ہم اسے اپنا بھائی سمجھیں گے۔ آخر جو احمدی بنتے ہیں وہ کہاں سے آتے ہیں؟ یہ انہی لوگوں میں سے آتے ہیں جو احمدیت کے شدید مخالف ہوتے ہیں بلکہ ایسے ایسے شدید دشمن ہدایت پر آجاتے ہیں کہ انسان حیران رہ جاتا ہے۔......

میں نے کئی دفعہ کہا ہے کہ مجھے مولوی ثناءاللہ صاحب کی ذات سے بھی کبھی دشمنی نہیں ہوئی بلکہ بچپن میں جب مجھے کامل عرفان حاصل نہیں تھا میں بعض دفعہ حیران ہو کر کہا کرتا تھا کہ خدایا! کیا میرے اندر غیرت کم ہے کہ لوگ تو کہتے ہیں ہمیں مولوی ثناءاللہ پر بڑا غصہ آتا ہے مگر مجھے نہیں آتا۔ تو اللہ تعالیٰ اس بات کا گواہ ہے کہ اپنی ذات میں مجھے کسی شخص سے عداوت نہیں، نہ اپنے دشمن سے اور نہ سلسلہ کے کسی دشمن سے۔ افعال بیشک مجھے برے لگتے ہیں اور انہیں مٹا دینے کو میرا جی چاہتا ہے کہ مگر کسی انسان سے مجھے دشمنی نہیں ہوئی۔ حتیٰ کہ سلسلہ کے شدید ترین دشمنوں کی ذات سے بھی مجھے آج تک کبھی عداوت نہیں ہوئی حالانکہ اگر عداوت جائز ہوتی تو ان لوگوں سے ہوتی جو خدا اور اس کے رسول کے دشمن ہیں کیونکہ مومن کا کام یہ ہے کہ وہ اپنے دشمنوں کو کم درجہ دے مگر خدا اور اس کے رسول کے دشمنوں کو زیادہ برا جانے۔ مگر جب خدا اور اس کے رسول کے دشمنوں کی ذات سے بھی مجھے کبھی عداوت نہیں ہوئی تو اپنے دشمنوں کی ذات سے مجھے کس طرح عداوت ہو سکتی ہے۔ یہ دل بیشک چاہتا ہے کہ ہمارے سلسلہ کے دشمن اپنے منصوبوں میں ناکام رہیں اور اللہ تعالیٰ یا تو انہیں ہدایت دے یا ان کی طاقتوں کو توڑ دے مگر یہ کہ ان کو اپنی ذات میں نقصان پہنچے یہ خواہش نہ کبھی پہلے میرے دل میں پیدا ہوئی اور نہ اب ہے۔ تو آدمیوں کی عداوت کوئی چیز نہیں۔ جس چیز کو مٹانا ہمارا فرض ہے وہ خلاف (دین) عقائد اور طریقے ہیں جو دنیا میں جاری ہیں۔ اگر ہم ان عقائد اور ان طریقوں کو مٹانے کی بجائے آدمیوں کو مٹانے لگ جائیں اور وہ اصول اور طریق خود اختیار کر لیں تو اس کی ایسی ہی مثال ہوگی جیسے کوئی بادام کے چھلکے رکھتا جائے اور مغز پھینکتا جائے۔ آدمی تو مغز ہیں اور ان کے افعال وہ چھلکے ہیں جن کو دور کرنا ہمارا کام ہے۔ پس جس چیز کو مٹانا ہے اگر اسی کو ہم لے لیں اور جس کو رکھنا ہے اس کو مٹا دیں تو اس میں کونسی عقلمندی ہوگی۔

(خطبات محمود جلد 19 ص 105)

میرے دل میں کسی کے لئے نفرت نہیں

سندھ ایک نیا صوبہ بننے والا ہے نئے لوگوں کو نئی روایات قائم کرنی ہوتی ہیں۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ سندھ کے لوگوں میں باوجود شدید اختلاف مذہب کے تمدنی، علمی اور اقتصادی تعلقات میں کسی قسم کا اختلاف نہ ہو اور وہ یہ سمجھیں کہ ہم سارے خدا کے بندے اور اس کی مخلوق ہیں۔ خدا جس طرح ہندو کی بہتری چاہتا ہے، عیسائی کی بھی ویسے ہی چاہتا ہے اور مسلمان کا بھی وہی مالک ہے۔ کئی چھوٹے بھائی ہوتے ہیں جو بڑے بھائی کے لئے مشعل راہ بن جاتے ہیں اسی طرح میں کہتا ہوں کہ علمی اور اقتصادی اور تمدنی تعلقات کو اس معیار تک بلند کرلو کہ چھوٹا صوبہ بڑا بن جائے اور دوسروں کے لئے نمونہ ہو۔ میں سمجھتا ہوں کہ میرے لئے تو بانی سلسلہ احمدیہ کی صداقت اور ادب و احترام کے لئے صرف اسی ایک تعلیم کا پیش کرنا ہی کافی ہے۔ دیکھو آپ وہ انسان ہیں جنہیں نبیوں کو گالی دینے والا کہا جاتا ہے۔ گو آج اس عظیم الشان اور بلند پایہ تعلیم کی لوگ قدر نہ کریں لیکن ایک زمانے کے بعد اس کی بہت قدر ہوگی۔ دنیا میں ہمیشہ ایسا ہوتا آیا ہے کہ بظاہر نبی ناکامی کی صورت میں چلا جاتا ہے لیکن کچھ مدت کے بعد اس کی قدر کرنے والے لوگ پیدا ہو جاتے ہیں اور وہ اس بات کو سمجھ لیتے ہیں کہ ہمارے بزرگ غلطی پر تھے اور یہ کہ ہماری بہتری اور نجات کا یہی ذریعہ تھا جسے ہمارے بزرگوں نے رد کر دیا۔ بیشک اس بات میں ایک رنج پایا جاتا ہے مگر ہمیشہ اسی طرح ہوتا آیا ہے کہ ایک مصلح کے وقت میں اس کی تعلیم کی قدر نہیں کی جاتی جس کی وجہ سے اسے سخت سے سخت مخالفت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ حقیقی کامیابی کے لئے انسان کو ایک صلیب پر چڑھنا پڑا۔ چنانچہ اسی صلیب پر بانی سلسلہ احمدیہ کو چڑھنا پڑا اور اسی پر ہم چڑھ رہے ہیں۔ میں مانتا ہوں کہ اختلافات کلی طور پر نہیں مٹ سکتے مگر میرے دل میں کبھی کسی ہندو، عیسائی یا سکھ کے لئے نفرت پیدا نہیں ہوئی۔ میں اس معاملے میں یہاں تک تیار ہوں کہ اپنے بچوں کے سر پر ہاتھ رکھ کر حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ میں نے کبھی کسی ہندو، عیسائی یا سکھ کو نفرت کی نگاہ سے نہیں دیکھا۔ میری عمر اس وقت 47 سال ہے مگر اس میں ایک لحمہ بھی ایسا نہیں گزرا جس میں میرے دل میں کسی شخص کے متعلق دشمنی کے جذبات پیدا ہوئے ہوں۔ مگر مخالفتوں کی صلیب ایک ایسی چیز ہے کہ اس کے بغیر کامیابی ناممکن ہے۔ تمام تر ترقیات مشکلات میں سے گزر کر حاصل ہوتی ہیں۔

پس میں اہل سندھ سے کہنا چاہتا ہوں کہ وہ مذہبی اختلافات کے باوجود ایک دوسرے کی عزت کریں مذہب کے متعلق بیشک غیرت رکھو لیکن عقائد کے لحاظ سے نہ کہ کسی انسان کے لحاظ سے۔ عیب دار سے نفرت کرنا ظلم ہے ہاں عیب سے نفرت کرنی چاہئے۔ جب جسمانی بیمار کی ہمدردی ضروری ہے تو روحانی بیمار کا تو اور بھی زیادہ خیال ہونا چاہئے۔

(تاریخ احمدیت کراچی جلد اول ص 68)

میں نے کبھی کسی سے مانگا نہیں

کل ہی ایک عجیب اتفاق ہوا جس پر مجھے حیرت بھی آئی۔ ایک دوست ملنے آئے اور انہوں نے ایک تحفہ دیا کہ فلاں دوست نے بھجا ہے وہ ایک کپڑے کا تھان تھا اس کے ساتھ ایک خط تھا جس میں اس دوست نے لکھا تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ آپ آئے ہیں اور کہا ہے کہ قمیصوں کے لئے کپڑے کی ضرورت ہے بازار سے لادو۔ اس پر میں نے دریافت کیا کہ آپ صاف کپڑا پسند کرتے ہیں یا دھاری دار؟ آپ نے اس کا کوئی جواب لفظوں میں تو نہیں دیا، لیکن میرے دل پر یہ اثر ہوا کہ دھاری دار آپ کی پسند نہیں اور اس خواب کو پورا کرنے کے لئے میں یہ کپڑا بھیجتا ہوں۔ میں نے وہ تھان لا کر گھر میں دیا کہ کسی نے بھجا ہے اور اس سے قمیصیں بنوائی جائیں۔ انہوں نے لے کر کہا کہ الحمدللہ چار سال کے عرصہ میں آپ نے قمیصوں کے لئے کپڑا نہیں خریدا تھا اور آپ کی پہلی قمیصیں ہی سنبھال سنبھال کر اب تک کام چلایا جا رہا تھا یا ایک دو قمیصوں کے کپڑوں سے جو کوئی تحفہ کے طور پر دے جاتا تھا، اب یہ مشکل دور ہوئی تو خود میں نے کپڑوں میں بڑی احتیاط سے کام لیا ہے۔

میں ضمناً یہ بات بھی کہنا چاہتا ہوں کہ اس دوست کے خط کو پڑھ کر معاً میرے دل میں خیال آیا کہ پچاس سال کی عمر ہونے کو آئی ہے، جاگتے ہوئے تو میں نے کبھی کسی سے مانگا نہیں مگر خواب میں جا مانگا اور گویا میں نے نہیں مانگا تھا بلکہ فرشتوں نے مانگا تھا لیکن یہ امر واقع ہے کہ پھر بھی مجھے شرم محسوس ہوئی اور میں نے اس وقت دعا کی کہ اے خدا! جس طرح تو نے اپنے فضل سے جاگتے ہوئے مانگنے سے اب تک بچایا ہے خواب کے سوال سے بھی بچائے رکھ اور اگر خواب میں کسی کو تحریک کرنی ہو تو میرے منہ سے نہ کروا اور یہ خواب میں مانگنے کا بھی میری یاد کے مطابق پہلا ہی واقعہ ہے۔ ورنہ خواب میں بھی میں نے کسی سے کبھی نہیں مانگا۔ ایک دفعہ ایک دوست نے لکھا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ حضرت مسیح موعود تشریف لائے ہیں اور فرماتے ہیں کہ اتنے روپیہ کی ضرورت تھی اس میں سے اتنا پورا ہو گیا ہے اور اتنا ابھی باقی ہے جو تم قرض دے دو۔ سو میرے پاس اس قدر رقم ہے، اگر خواب ظاہری تعبیر کے مطابق درست ہے تو اطلاع ملنے پر روپیہ بھجوا دوں گا۔ یہ خواب بالکل سچی تھی بعینہ حالات اسی طرح تھے مجھے اس وقت کچھ ضرورت تھی، اس میں سے اسی قدر رقم کا جو خواب میں اس دوست کو بتائی گئی تھی انتظام ہو گیا تھا اور اس قدر رقم جو ان سے طلب کی گئی تھی مہیا ہونی باقی تھی۔ میں نے انہیں اطلاع دی اور انہوں نے وہ رقم بھجوا دی۔ فجزاہ اللہ احسن الجزاء۔ خیر تو اس شخص کا خط پڑھ کر جنہوں نے کپڑا بھجوایا تھا بے اختیار میرے منہ سے دعا نکلی کہ خداوند! خواب میں بھی میں مانگنا پسند نہیں کرتا آئندہ اپنے فضل سے ایسا خواب بھی کسی کو نہ دکھا، جس میں سوال میرے منہ سے ہو۔ مجھے تو تو اپنے ہی در کا سوالی بنا رہنے دے۔

(خطبات محمود جلد 19 ص 842)

حضور کی جرأت اور غیرت

میری عادت ہے کہ جب دشمن کی تلوار سر پر لٹک رہی ہو تو اس وقت میں اس کی بات نہیں مانا کرتا اور مجھے افسوس ہے کہ جب کبھی یہاں کے بزرگوں نے مجھ سے صلح کرنے کی کوشش کی ہے تو ہمیشہ ایسی صورت میں کہ پہلے کوئی ہم پر مقدمہ کرا دیا یا فساد کھڑا کرا دیا اور پھر چاہا کہ ہم سے سمجھوتہ کر لیں حالانکہ میں ایسے مواقع پر سمجھوتہ نہیں کیا کرتا میں ہمیشہ ایسے موقع پر ہی سمجھوتہ کرنے کے لئے تیار ہوا کرتا ہوں جب میرا ہاتھ دینے والا ہو اور ان کا ہاتھ لینے والا ہو لیکن جب کوئی ڈنڈا لے کر میرے سر پر آ چڑھے اور کہے کہ مجھ سے صلح

کروتو پھر میں اس کی بات نہیں مانا کرتا۔

مجھے تعجب آتا ہے کہ میری عمر پچاس سال کے قریب ہونے کو آ گئی۔ صرف چند ماہ اس میں باقی ہیں اور میں تمام عمر اس قادیان میں رہا، یہیں پیدا ہوا، یہیں بڑھا، یہیں جوان ہوا اور یہیں پچاس سال کی عمر تک پہنچا مگر اب تک یہاں کے ہندوؤں اور سکھوں نے میری طبیعت کو نہیں سمجھا۔ میری طبیعت یہ ہے اور یہی طبیعت حضرت مسیح موعود کی بھی تھی بلکہ دینی لحاظ سے گو حالت کچھ ہی ہو۔ یہی طبیعت ہمارے دادا صاحب کی بھی تھی کہ وہ کسی کے ساتھ دب کر صلح نہیں کرتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ ہمارے خاندان نے دو حکومتوں کے تغیر کے وقت سخت نقصان اٹھایا ہے جب سکھ آئے تب بھی اور جب انگریز آئے تب بھی کیونکہ یہ ہماری طبیعت کے خلاف ہے کہ ہم کسی کے سامنے سر جھکا کر کھڑے ہوں اس لئے جب سکھ آئے تو نہ سکھوں کے آگے ہم جی حضور کرتے رہے اور نہ جب انگریز آئے تو انگریزوں کے آگے ہم نے جی حضور کیا گو ہمارے خاندان نے سکھوں اور انگریزوں دونوں سے تعاون بھی کیا اور ان کی مدد بھی کی اور ان لوگوں سے زیادہ مدد کی جو جی حضور کرتے رہتے تھے مگر پھر بھی انگریزوں کے آگے گردن جھکا کر کھڑے نہیں ہوئے۔ یہ ایک خاندانی اثر ہے جو میرے اندر پایا جاتا ہے اور مذہب نے اسے اور زیادہ رنگ دے دیا ہے۔

(خطبات محمود جلد 19 ص 804)

کبھی غلط حوالہ نہیں دیا

دشمن جانتا ہے کہ وہ سچ سے میرے مقابلہ پر کامیاب نہیں ہوسکتا۔ آخر میں بھی مصنف ہوں اور حضرت مسیح موعود کے زمانہ سے تصنیف کا کام کرتا آرہا ہوں۔ میں نے 1907ء میں مضمون لکھنے شروع کئے اور ایک دو مضمون حضرت مسیح موعود نے بھی مجھ سے لکھوا کر اپنی طرف سے شائع کرائے۔ گویا آج اکتیس سال ہوئے کہ میں تصنیف کا کام کررہا ہوں۔ اس عرصہ میں میں نے سینکڑوں تقریریں کی ہیں اور درجنوں اشتہار اور رسالے بھی شائع کئے ہیں۔ کوئی ثابت تو کرے کہ میں نے بھی کبھی کوئی غلط حوالہ دیا ہے۔ میرے کسی حوالہ کو بڑے سے بڑے دشمن کے سامنے بھی رکھ دو پھر دیکھو کیا وہ یہ فیصلہ کرتا ہے کہ میں نے کبھی کوئی حوالہ ارادتاً غلط پیش کیا ہے۔

(خطبات محمود جلد 19 ص 162)

حضور کا غیر معمولی حافظہ

جن باتوں کا یاد رکھنا میرے کام سے تعلق نہ ہو وہ مجھے یاد نہیں رہتیں۔ حوالے میں سمجھتا ہوں کہ دوسروں سے نکلوالوں گا اس لئے یاد نہیں رکھ سکتا اور جو سورتیں میں روز پڑھتا ہوں ان کی آیت سن کر بھی فوراً نہیں کہہ سکتا کہ فلاں سورۃ کی ہے۔ ہاں بسم اللہ سے شروع کر کے ساری سورۃ پڑھوں تو پڑھ لوں گا لیکن ایک آیت کے متعلق پتہ نہیں لگا سکتا کہ کہاں سے ہے۔ سوائے پانچ سات چھوٹی سورتوں کے یا سورۃ فاتحہ کے۔ بڑی بڑی سورتیں جو یاد ہیں ان سے درمیان کا ٹکڑا سن کر حوالہ نہیں نکال سکتا لیکن یوں بات یاد رکھنے میں میرا حافظہ ایسا ہے کہ بعض خطوط جب پرائیویٹ سیکرٹری دو دو ماہ بعد پیش کرتا اور کہتا ہے کہ فلاں نے یہ لکھا ہے اور اگر ان کی غلطی ہو تو میں کہہ دیتا ہوں کہ اس نے یہ تو نہیں بلکہ یہ لکھا ہے۔ جب میں ڈاک کے جواب (بیت) میں لکھوایا کرتا تھا تو بعض لوگ یہ دیکھ کر حیران رہ جاتے تھے کہ بات وہی صحیح ہوتی تھی جو میں کہتا تھا حالانکہ خط سیکرٹری کے ہاتھ میں ہوتا تھا۔ تو میرا حافظہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایسا زبردست ہے کہ بہت کم لوگوں کا ایسا ہوگا۔ مضمون کے لحاظ سے حوالہ ایسا یاد رہتا ہے کہ کوئی حافظ اس طرح نہیں رکھ سکتا۔ مجھے یاد ہے ایک دفعہ لاہور میں مجھے اچانک تقریر کرنی پڑی حافظ روشن علی صاحب مرحوم نے جو آیات کا حوالہ نکالنے میں بڑی مہارت رکھتے تھے ان کو میں نے پیچھے بٹھالیا اور مضمون بیان کرنا شروع کر دیا جب ضرورت ہوتی ان سے حوالہ دریافت کر لیتا۔ اگلے دن ایک ہندو اخبار نے لکھا کہ تقریر تو بہت اچھی تھی لیکن ایک بات قابل ذکر ہے اور وہ یہ کہ موقع پا کر میں سٹیج کی پچھلی طرف چلا گیا تو معلوم ہوا کہ پیچھے ایک شخص بیٹھا ہوا بتاتا جاتا ہے اور یہ آگے بیان کرتے جاتے تھے۔ حافظ صاحب کے حوالے بتانے سے اس نے سمجھا شاید مضمون بھی وہی بتا رہے ہیں۔ تو مضمون کے لحاظ سے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے مجھے القاء کے طور پر حوالے ملتے جاتے ہیں حالانکہ اس کا خیال اور واہمہ بھی نہیں ہوتا یونہی لفظ سامنے آجاتا ہے اور پھر میں حافظہ سے آیت پوچھ لیتا ہوں مگر یہ پتہ نہیں لگتا فلاں آیت کس سورۃ میں ہے۔

(خطبات محمود جلد 19 ص 621)

حضور کا علم قرآن اور تحریکات

میری تفسیر کے نوٹوں سے انسان سارے قرآن کریم کی تفسیر سمجھ سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ ہوشیار ہو اور قرآن کریم کو سمجھنے کا مادہ اپنے اندر رکھتا ہو۔ بہرحال فضائل القرآن کا مضمون بھی نہایت اہم ہے اگر یہ مضمون مکمل ہو جائے تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے براہین احمدیہ مکمل ہو جائے گی۔ لیکچر تو کئی سالوں سے تیار ہیں مگر ان میں سے چھپا ایک بھی نہیں اب ارادہ ہے کہ انہیں کتابی صورت میں شائع کر دیا جائے۔

غرض جماعت کی دینی، دنیوی، علمی، تجارتی، صنعتی، اقتصادی اور تربیتی ترقی کے لئے میں نے مختلف تحریکات کی ہوئی ہیں دوستوں کو ان سب تحریکوں میں اپنی اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لینا چاہئے۔ پھر سب سے بڑھ کر جو چیز اہمیت رکھنے والی ہے وہ محبت الٰہی ہے پس جماعت کو علاوہ اور تحریکات میں حصہ لینے کے کوشش کرنی چاہئے کہ ان کے دلوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا ہو تا کہ اللہ تعالیٰ بھی ان سے محبت کرے اور انہیں ہمیشہ اپنی حفاظت اور پناہ میں رکھے۔ پھر زمینداروں کی اصلاح اور ان کی بہبودی کے متعلق بھی میرے ذہن میں ایک سکیم ہے مگر زمیندار بڑی مشکل سے قابو آتے ہیں۔ کئی باتیں ان کے فائدہ کی ہوتی ہیں مگر جب انہیں سمجھایا جاتا ہے تو ان باتوں کا انہیں قائل کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے۔ میں سوچ رہا ہوں کہ ان کی اصلاح کے لئے بھی کوئی قدم اٹھایا جائے جس سے زمیندارہ کام میں ترقی ہو اور پیداوار پہلے سے زیادہ ہوسکے۔ میں سمجھتا ہوں اگر ہماری جماعت کے یہ تمام طبقات پوری طرح مضبوط ہو جائیں، زمیندار بھی ترقی کی طرف اپنا قدم اٹھانا شروع کر دیں، تاجر اور صناع بھی مختلف علاقوں میں تجارت اور صنعت شروع کر دیں، مزدوروں اور ادنیٰ اقوام سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے لئے بھی مختلف کارخانوں میں کام کرنے کے مواقع پیدا ہو جائیں تو ہزاروں نہیں لاکھوں لاکھ ہندو اور عیسائی (احمدیت) میں داخل ہونے کے لئے تیار ہو جائیں گے۔

(انوار العلوم جلد 18 ص 295)

وقت ضائع نہ کرو

میں جانتا ہوں کہ اگر سستی نہ کی جائے تو تھوڑے وقت میں بہت سا کام ہو جاتا ہے اس لئے وقت ضائع نہ کرو۔ ہمیشہ اپنے نفس سے پوچھتے رہو کہ ہم وقت ضائع تو نہیں کر رہے اور جب فرصت ملے تو اسے باتوں میں گنوانے کی بجائے (دعوت الی اللہ) میں صرف کرو اور پھر ہر شخص کم سے کم ایک ماہ (دعوت الی اللہ) کے لئے وقف کر دے۔ کارکن بھی باریاں مقرر کر لیں اور اس طرح ایک ایک ماہ دیں۔ صدر انجمن کو چاہئے کہ ان کے لئے انتظام کرے خواہ ان کی جگہ دوسرے آدمی رکھ کر ہی ایسا کرنا پڑے اور اگر قادیان کے لوگ اس طرف توجہ کریں تو مجھے تین چار سو مرد (مربی) مل سکتا ہے گویا تین چار سو ماہ کام کرنے کے لئے مل گئے۔ جس کا مطلب یہ ہے کہ ایک وقت میں پچیس تیس (مربی) مل گئے۔ پس قادیان کے مختلف محلوں کو چاہئے کہ جس طرح مالی حصہ سکیم کے متعلق انہوں نے فہرستیں تیار کی تھیں۔ اس عملی حصہ سکیم کے متعلق بھی کریں کیونکہ یہ اس سے بہت اہم ہے۔ جلسے کر کے ایسے لوگوں کے نام لکھے جائیں جو ایک ایک ماہ دینے کو تیار ہوں اور یہ بھی معلوم کر لیا جائے کہ وہ کس ماہ وقت دینے کو تیار ہیں۔ اگر اس طرح کیا جائے تو قادیان کے لوگوں کے ذریعہ سے ہی سارے ضلع گورداسپور میں (-) کی جاسکتی ہے۔

پس میں امید کرتا ہوں کہ جماعتیں محبت اور اخلاص کا اظہار عملی طور پر کریں گی۔ اس سکیم کا عملی حصہ باقی ہے پچھلے خطبہ کے بعد باہر سے کثرت سے درخواستیں آئی ہیں مگر قادیان والوں نے ابھی تک توجہ نہیں کی سوائے ان کے جنہوں نے کئی کئی سال کے لئے اپنی زندگیاں وقف کی ہیں باقی ایک ماہ دینے والے ایک دو سے زیادہ نہیں ہیں۔ پس محلوں میں ایسا انتظام کیا جائے کہ دوست ایک ایک ماہ دینے کے لئے اپنے نام لکھوائیں اور یہ بھی معلوم کر لیا جائے کہ وہ کب وقت دے سکیں گے۔

(خطبات محمود جلد 16 ص 93)

جھوٹ سے شدید نفرت

ہماری جماعت میں ایسے ہیں جو پوری طرح دیانت اور امانت سے کام نہیں لیتے، ابھی بہت لوگ ہماری جماعت میں ایسے ہیں جن کا دوسروں سے معاملہ اچھا نہیں۔ پس جب تک ہماری جماعت جھوٹ سے اتنی شدید نفرت نہیں کرتی کہ وہ موت کو قبول کرنا آسان سمجھے مگر جھوٹ بولنے کے لئے تیار نہ ہو، جب تک ہماری جماعت دیانت پر ایسی مضبوطی سے قائم نہیں ہو جاتی کہ وہ موت کو قبول کرنا آسان سمجھے مگر خیانت کے لئے تیار نہ ہو، جب تک ہماری جماعت اللہ تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی اور عصیان سے اتنی شدید نفرت نہ کرے کہ وہ موت کو آسانی سے قبول کرنے کے لئے تیار ہو جائے مگر الٰہی احکام کی نافرمانی نہ کرے اس وقت تک نہیں کہا جاسکتا کہ ہماری زندگیاں روحانی زندگیاں ہیں اور ہمارے لئے ابتلاؤں اور مشکلات کی ضرورت نہیں۔ دنیا میں کئی لوگ ایسے ہوتے ہیں جو اس لئے جھوٹ نہیں بولتے کہ وہ سمجھتے ہیں جس ماحول میں وہ رہتے ہیں اس میں جھوٹ بول کر عزت کی زندگی بسر نہیں کر سکتے مگر کیا ایک مثال بھی ایسی پیش کی جاسکتی ہے کہ ہماری جماعت میں سے کسی نے اس لئے جھوٹ بولنا چھوڑ دیا ہو کہ اس جماعت میں رہ کر جھوٹ بولنا اس کے لئے ناممکن ہے۔ یا کیا ایک مثال بھی ایسی پیش کی جاسکتی ہے کہ ہماری جماعت میں کسی نے اس لئے خیانت اور دھوکا بازی کو چھوڑ دیا ہو کہ اس جماعت میں رہ کر خیانت کرنا موت کو خریدنا ہے۔ پھر کیا ایک مثال بھی ایسی پیش کی جاسکتی ہے کہ ہماری جماعت میں سے کسی نے اس لئے عصیان و طغیان کو ترک کر دیا ہو کہ اس جماعت میں رہ کر خدا تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی یا اس کے فرائض کی بجا آوری میں کوتاہی موت ہے۔ اگر نہیں تو پھر جب تک ہماری جماعت کو یہ مقام حاصل نہیں ہوتا اور جب تک جماعت کے افراد اس حقیقت کو نہیں

سمجھتے کہ جہاں کسی نے گناہ کیا اس نے گویا طاعون اور ہیضے کے کیڑے چھوڑ دیئے۔ اس وقت تک کون کہہ سکتا ہے کہ تربیت اور جماعت کی ترقی کے لئے مشکلات و مصائب کا آنا اور جماعت کا قربانیوں کے لئے تیار رہنا بہت بوجھ ہے۔ کیا ممکن ہے کہ گناہ کی بجائے اگر کوئی شخص ہیضہ یا طاعون کے کیڑے ایک شہر میں چھوڑ دے تو لوگ اسے نفرت کی نگاہ سے نہ دیکھیں اور اس سے محبت اور پیار کریں۔ پھر کیوں لوگ اس بات کو نہیں سمجھتے کہ ہیضہ کے کیڑوں سے ایک شہر کو جتنا نقصان پہنچ سکتا ہے وہ اس نقصان کے مقابلہ میں کوئی حقیقت نہیں رکھتا جو جھوٹ کے کیڑوں سے انسانوں کو پہنچتا ہے۔ (خطبات محمود جلد 16 ص 609)

شیطان نیکی کے راستہ سے دھوکا دیتا ہے

کمزوروں کی اصلاح سو وہ ہمیشہ ہمارے مدنظر رہتی ہے اور کمزوریاں تو ہر انسان میں پائی جاتی ہیں اور ہر انسان اگر چاہے تو انہیں چھوڑ کر زیادہ بلند مقام حاصل کرسکتا ہے۔ عمرؓ ابوبکرؓ بن سکتا ہے اور ابوبکرؓ اور زیادہ ترقی کر کے خداتعالیٰ کی محبت کے مزید مقامات حاصل کرسکتا ہے۔ پس اس قسم کا خیال رکھنے والے لوگوں کو میں سمجھاتا ہوں کہ وہ غور کریں اور سوچیں۔ میں زبردستی ان سے اپنی بات نہیں منوانا چاہتا بلکہ انہیں کہتا ہوں کہ وہ خداتعالیٰ کی طرف توجہ کریں۔ اگر وہ توجہ کریں گے تو انہیں معلوم ہوجائے گا کہ ان کا یہ خیال بالکل باطل ہے اور نہ صرف باطل بلکہ انہیں نیکی کے راستہ سے دور پھینکنے والا ہے۔ بہت دفعہ شیطان نیکی کے راستہ سے دھوکا دے دیا کرتا ہے جیسے عبدالحکیم کی مثال میں نے ابھی بیان کی ہے۔ اس نے اعتراض کرتے وقت یہی لکھا تھا کہ جماعت کی اصلاح میرے مدنظر ہے مگر دیکھ لو کہ اس کا نتیجہ کیسا خطرناک نکلا۔ ملی نظام خداتعالیٰ کو بہت محبوب ہے اور جو شخص اس پر اعتراض کرتا ہے اس کے دل پر زنگ لگنا شروع ہو جاتا ہے۔ ہاں اصلاح کے لئے جماعت کے عیوب بیان کرنا بالکل اور چیز ہے اور نیتوں کا فرق بات کو کہیں سے کہیں پہنچا دیتا ہے۔ بظاہر ایک ڈاکٹر بھی ہاتھ کاٹتا ہے اور ڈاکو بھی۔ اسی طرح ڈاکو بھی لوگوں کو قتل کرتے ہیں اور گورنمنٹ بھی پھانسیاں دیتی ہے مگر ان دونوں میں کتنا بڑا فرق ہوتا ہے۔ گورنمنٹ ہزاروں آدمیوں کی جانیں بچانے کے لئے مجرموں کو پھانسی دیتی ہے اور ڈاکو مال وغیرہ لوٹنے کے لئے دوسروں کو قتل کرتے ہیں پس کام تو ایک ہے مگر نیتوں میں فرق ہے۔ اسی طرح جماعت کی اصلاح کے لئے نقص بیان کرنا اور بات ہے اور جماعت کے عیوب پر لذت محسوس کرنا اور کہنا کہ اب یہ خداتعالیٰ کی طرف سے اسے سزا مل رہی ہے بالکل اور بات ہے اور دونوں میں زمین و آسمان کا فرق ہے۔ جس طرح ہر وہ قوم جس میں اصلاح کرنے والے نہ رہیں اور جس کے افراد ایک دوسرے کے عیوب نہ دیکھ سکیں تباہ ہو جاتی ہے اسی طرح وہ لوگ بھی ہلاک ہو جاتے ہیں جو عیب دیکھتے تو ہیں مگر ان کا اپنے دلوں میں ذخیرہ کرتے چلے جاتے ہیں اور بجائے اصلاح کے قوم کے متعلق بری رائے قائم کر لیتے ہیں۔ پس تقویٰ اختیار کرو اور اللہ تعالیٰ پر امید نہ چھوڑو۔

(خطبات محمود جلد 16 ص 113)

حضرت مسیح موعود حکم عدل ہیں

حضرت مسیح موعود سے براہ راست ہم نے اس قدر مسائل سنے ہوئے ہیں کہ جب آپ کی کتابوں کو پڑھا جاتا ہے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ یہ تمام باتیں ہم نے پہلے سنی ہوئی ہیں۔ حضرت مسیح موعود کی عادت تھی کہ آپ دن کو جو کچھ لکھتے دن اور شام کی مجلس میں آ کر بیان کر دیتے اس لئے آپ کی تمام کتابیں ہم کو حفظ ہیں اور ہم ان مطالب کو خوب سمجھتے ہیں جو حضرت مسیح موعود کے منشاء اور آپ کی تعلیم کے مطابق ہوں۔ بیشک بعض باتیں ایسی بھی ہیں جو صرف اشارہ کے طور پر حضرت مسیح موعود کی کتابوں میں پائی جاتی ہیں۔ تفصیلات کا ان میں ذکر نہیں اور ان باتوں کے متعلق ہمیں ان دوسرے لوگوں سے پوچھنا پڑتا ہے جنہوں نے حضرت مسیح موعود کی صحبت اٹھائی ہے اور اگر ان سے بھی کسی بات کا علم حاصل نہیں ہوتا تو پھر ہم قیاس کرتے اور اس علم سے کام لیتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں بخشا ہے مگر باوجود اس کے میرا اپنا طریق یہی ہے کہ اگر مجھے کسی بات کے متعلق یہ معلوم ہو کہ حضرت مسیح موعود کی کوئی تحریر اس کے خلاف ہے تو میں فوراً اپنی بات کو رد کر دیتا ہوں۔ اسی (بیت) میں 1922ء یا 1928ء کے درس القرآن کے موقع پر میں نے عرش کے متعلق ایک نوٹ دوستوں کو لکھوایا جو اچھا خاصہ لمبا تھا مگر جب میں وہ تمام نوٹ لکھوا چکا تو شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی یا حافظ روشن علی صاحب مرحوم نے حضرت مسیح موعود کا ایک حوالہ نکال کر میرے سامنے پیش کیا اور کہا کہ آپ نے تو یوں لکھوایا ہے مگر حضرت مسیح موعود نے یوں فرمایا ہے میں نے اس حوالہ کو دیکھ کر اسی وقت دوستوں سے کہہ دیا کہ میں نے عرش کے متعلق آپ لوگوں کو جو کچھ لکھوایا ہے وہ غلط ہے اور اسے اپنی کاپیوں میں سے کاٹ ڈالیں۔ چنانچہ جو لوگ اس وقت میرے درس میں شامل تھے وہ گواہی دے سکتے ہیں اور اگر ان کے پاس اس وقت کی کاپیاں موجود ہوں تو وہ دیکھ سکتے ہیں کہ میں نے عرش کے متعلق نوٹ لکھوا کر بعد میں جب مجھے معلوم ہوا کہ حضرت مسیح موعود کا عقیدہ اس کے خلاف ہے اسے کاپیوں سے کٹوا دیا اور کہا کہ ان اوراق کو پھاڑ ڈالو کیونکہ حضرت مسیح موعود نے اس کے خلاف لکھا ہے۔ اگر حضرت مسیح موعود کے فرمان کے مقابلہ میں بھی ہم اپنی رائے پر اڑے رہیں اور کہیں کہ جو کچھ ہم کہتے ہیں وہی صحیح ہے اور اپنے نفس کی عزت کا خیال رکھیں تو اس طرح تو دین اور ایمان کا کچھ بھی باقی نہیں رہ سکتا۔

پس یاد رکھو کہ حضرت مسیح موعود حکم عدل ہیں اور آپ کے فیصلوں کے خلاف ایک لفظ کہنا بھی کسی صورت میں جائز نہیں۔ ہم آپ کے بتائے ہوئے معارف کو قائم رکھتے ہوئے قرآن کریم کی آیات کے دوسرے معانی کرسکتے ہیں مگر اسی صورت میں کہ ان میں اور ہمارے معانی میں تناقض نہ ہو۔ میرا اس سے یہ مطلب نہیں کہ ہمارے لئے نئے معانی کرنے ناجائز ہیں۔ بیشک تم قرآن کریم کے معارف بیان کرو اور ایک ایک آیت کے ہزاروں نہیں لاکھوں معارف بیان کرو۔ یہ سب تمہارے لئے جائز ہوگا اور ہمارے لئے خوشی کا موجب بلکہ اگر تم قرآن کریم کی ایک ایک آیت کو سوسو جزو کی تفسیر بھی بنا ڈالو تو اگر وہ قابل قدر ہوگی ہمارے دل اس پر فخر محسوس کریں گے کیونکہ ہر باپ چاہتا ہے کہ اس کا بیٹا اس سے بڑھ کر عالم ہو مگر یہ اسی صورت میں ہوگا کہ تمہارا کوئی استدلال اور تمہارا کوئی نکتہ حضرت مسیح موعود کی بیان فرمودہ تعلیم کے خلاف نہ ہو اور اگر تم کسی آیت کے کوئی ایسے معنے کرتے ہو جنہیں حضرت مسیح موعود نے رد کیا ہے تو وہ معنے رد کئے جائیں گے لیکن آپ کی تعلیم کو برقرار رکھتے ہوئے اگر تم بعض زائد مطالب قرآنی آیات کے بیان کر دیتے ہو تو وہ مسیح موعود کا طفیل ہوگا اور آپ کی خوشہ چینی اور آپ کی متابعت کی برکت ہوگی جیسا کہ ہم جو کچھ بیان کرتے ہیں حضرت مسیح موعود کے طفیل اور آپ کی برکت سے ہے۔

(خطبات محمود جلد 19 ص 599)

آسمانی برقی قوت سے فیض یافتہ خطابت

سیدنا حضرت مصلح موعود نے جلسہ سالانہ قادیان کے مقدس سٹیج سے پہلی تقریر 1906ء میں 17 سال کی عمر میں فرمائی۔ حضور نے خلافت سلور جوبلی 1939ء کے موقع پر اس پر معارف اور نکات سے لبریز تقریر کا خصوصی تذکرہ کیا جس کا موضوع دین حق کا نقطہ مرکز یہ ہے یعنی ''چشمہ توحید''۔ حضور نے اپنے روح پرور خطاب میں فرمایا کہ :-

''میں جب سے تقریر کے میدان میں آیا ہوں۔ اور جب سے مجھے تقریر کرنے یا بولنے کا موقعہ ملا ہے۔ میں نے شروع دن سے یہ بات محسوس کی ہے۔ کہ ذاتی بناوٹ کے لحاظ سے تقریر کرنا میرے لئے بڑا ہی مشکل ہوتا ہے۔ اور میری کیفیت ایسی ہو جاتی ہے۔ جیسے اردو میں گھبرا جانا کہتے ہیں اور انگریزی میں Nervous ہو جانا کہتے ہیں۔ میں نے ہمیشہ یہ محسوس کیا ہے کہ اپنی دماغی کیفیت کے لحاظ سے میں ہمیشہ نروس ہو جاتا ہوں یا گھبرا جاتا ہوں۔ **مجھے یاد ہے۔ جب میں نے پہلی تقریر کی اور اس کے لئے کھڑا ہوا۔ تو آنکھوں کے آگے اندھیرا آ گیا۔ اور کچھ دیر تک تو حاضرین مجھے نظر نہ آتے تھے۔** اور یہ کیفیت تو پھر کبھی پیدا نہیں ہوئی۔ لیکن یہ ضرور ہوتا ہے۔ کہ ایک خاص وقت میں جس کی تفصیل میں آگے چل کر بیان کروں گا۔ میرے دل میں ایک اضطراب سا پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن وہ حالت اس وقت تک ہوتی ہے۔ جب تک کہ بجلی کا وہ کنکشن قائم نہیں ہوتا۔ جو شروع دن سے کسی بالا طاقت کے ساتھ میرے دماغ کا ہو جایا کرتا ہے۔ اور جب یہ دور آ جاتا ہے۔ تو یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ دنیا کے تمام بڑے بڑے مقرر اور لسّان جو اپنی اپنی زبانوں کے ماہر ہیں۔ میرے سامنے بالکل ہیچ ہیں۔ اور میرے ہاتھوں میں کھلونے کی طرح ہیں۔ **جب میں پہلے پہل تقریر کے لئے کھڑا ہوا۔ اور قرآن کریم سے آیات پڑھنے لگا۔ تو مجھے الفاظ نظر نہ آتے تھے۔ اور چونکہ وہ آیات مجھے یاد تھیں۔ میں نے پڑھ دیں۔ لیکن قرآن گو میرے سامنے تھا۔ مگر اس کے الفاظ مجھے نظر نہ آتے تھے۔ اور جب میں نے آہستہ آہستہ تقریر شروع کی۔ تو لوگ میری نظروں کے سامنے سے بالکل غائب تھے۔ اس کے بعد یکدم یوں معلوم ہوا۔ کہ کسی بالا طاقت کے ساتھ میرے دماغ کا اتصال ہوگیا ہے۔ یہاں تک کہ جب میں نے تقریر ختم کی۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح الاول کھڑے ہوئے اور فرمایا۔ کہ یہ تقریر سن کر مجھے بہت خوشی ہوئی۔ اور انہوں نے قرآن کریم کے جو معارف بیان کئے ہیں۔ باوجود اس کے کہ میں نے بڑی بڑی تفاسیر پڑھی ہیں۔ اور میری لائبریری میں بعض نایاب تفاسیر موجود ہیں۔ مگر یہ معارف نہ مجھے پہلے معلوم تھے۔ اور نہ میں نے کہیں پڑھے ہیں۔** سو جب دوران تقریر میں وہ کیفیت مجھ پر طاری ہوتی ہے۔ تو میں محسوس کرتا ہوں۔ کہ خداتعالیٰ کے فضل سے وہ کل دبائی گئی ہے۔ اور اب اللہ تعالیٰ میرے دماغ میں ایسے معارف نازل کرے گا۔ کہ جو میرے علم میں نہیں ہیں۔ اور بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے۔ کہ قرآن شریف پڑھاتے ہوئے بھی وہ کیفیت پیدا ہو جاتی ہے۔''

(روداد جلسہ خلافت جوبلی صفحہ 65-61 مرتب حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب ایم اے سیکرٹری خلافت جوبلی

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

❁ مکرمہ قیصرہ تبسم چیمہ صاحبہ اہلیہ مکرم آصف جاوید چیمہ صاحب صدر عمومی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے بھائی مکرم رئیس احمد چیمہ صاحب جرمنی کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے کامیاب آپریشن ہو گیا ہے۔

نیز میری بڑی بھابھی اہلیہ مکرم خالد جاوید چیمہ صاحب برین ٹیومر کی وجہ سے بیمار ہیں اور جرمنی کے ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔

اسی طرح میرے بہنوئی مکرم سیف اللہ چیمہ صاحب علی پور چٹھہ برین ٹیومیر کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان سب عزیزوں کو صحت و تندرستی عطا فرمائے۔ اور ہمیشہ اپنے فضلوں کے سائے تلے رکھے۔ آمین

❁ مکرم اسجد جاوید چیمہ صاحب تحریر کرتے ہیں کہ میرے والد صاحب مکرم چوہدری مقبول احمد صاحب چیمہ گھر میں ہی گرنے کی وجہ سے بیمار ہیں۔ کمر میں بہت زیادہ تکلیف ہے۔ چلنے پھرنے میں بھی دقت ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے انہیں شفائے کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے اور جملہ پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

❁ مکرم شمس الدین التمش صاحب دارالعلوم وسطی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھابی محترمہ فریدہ فرحت صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالباری قیوم صاحب شاہد کراچی بنت محترم عبدالرحیم صاحب مدہوش رحمانی مرحوم شدید علیل ہیں۔ ٹیسٹ ہو رہے ہیں۔ دماغ کے کچھ حصہ نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے۔ بسا اوقات ہوش میں نہیں رہتیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے بھابی کو صحت کاملہ اور درازی عمر عطا فرمائے۔ آمین

❁ مکرم منور احمد شاکر صاحب جرمنی تحریر کرتے ہیں کہ میرے بہنوئی مکرم مبشر احمد عارف صاحب حال کینیڈا کا گزشتہ دنوں دل کا بائی پاس آپریشن ہوا تھا۔ صحت بہتری کی طرف مائل ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو کامل شفایابی عطا کرے اور لمبی زندگی سے نوازے۔ آمین

تقریب شادی

❁ محترم چوہدری احمد حیات تہمیم صاحب باب الابواب غربی تحریر کرتے ہیں۔

میرے بڑے بیٹے مکرم چوہدری یاور حیات تہمیم صاحب آف ٹورانٹو کینیڈا کی بارات مورخہ 14 جنوری 2013ء کو مغل بینکوئیٹ ہال ربوہ پہنچی۔ تلاوت و نظم کے بعد مکرم حافظ عبدالحلیم صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ اگلے روز رفیع بینکوئیٹ ہال ربوہ میں دعوت ولیمہ کے موقع پر مکرم چوہدری محمد خالد گورایہ صاحب نائب صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ نے دعا کروائی۔ اس کے نکاح کا اعلان 20 دسمبر 2012ء کو مکرم حافظ مظفر احمد صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد مقامی نے مکرمہ فہمیدہ صاحبہ بنت مکرم چوہدری ظفر اللہ چیمہ صاحب شکور پارک ربوہ کے ساتھ مبلغ دس ہزار کینیڈین ڈالرز حق مہر پر کیا تھا۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین

ولادت

❁ مکرم ندیم احمد فرخ صاحب معلم سلسلہ حسن پور ضلع خانیوال تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کو خدا تعالیٰ نے 10 فروری 2013ء کو اپنے فضل سے دوسرے بیٹے سے نوازا ہے پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت نومولود کا نام شاہزیب احمد عطا فرمایا ہے اور نومولود کو وقفِ نو کی مبارک تحریک میں قبول فرمایا ہے۔ نومولود مکرم رشید احمد صاحب ولد مکرم محمد بخش صاحب چک نمبر 295 گ۔ب بیریانوالہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ کا پوتا اور مکرم مبارک احمد صاحب ولد مکرم محمد سلطان صاحب کوٹ احمدیاں ضلع بدین کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ نومولود کو نیک، صالح، وقف کے تقاضے پورے کرنے والا، غلام امامِ دوراں، فرمانبردار خلافت بننے کی توفیق دے اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنائے۔"(آمین)

سانحہ ارتحال

❁ مکرم ناصر احمد قریشی صاحب فیصل ٹاؤن لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے والد محترم ڈاکٹر ارشد احمد قریشی صاحب ولد مکرم عبدالحفیظ قریشی صاحب مرحوم بقضائے الٰہی بعمر 80 سال مورخہ 27 جنوری 2013ء کو اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔ ان کی نماز جنازہ مکرم عبدالمغنی زاہد صاحب مربی ضلع لاہور نے بمقام بیت النور ماڈل ٹاؤن لاہور میں پڑھائی اور بعد ازاں ان کا جسد خاکی ربوہ لے جایا گیا۔ مکرم مرزا محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر تعلیم القرآن نے ان کی نماز جنازہ بعد نماز ظہر پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم کرامت اللہ صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔

مرحوم نیک، پروقار، ڈسپلن پسند اور ہردلعزیز شخصیت کے مالک تھے۔ خلافت احمدیہ اور خلفاء کے ساتھ عقیدت و محبت کا تعلق قائم رکھتے تھے۔ آپ عرصہ 24 سال سے تاحیات حلقہ کا صدر کی حیثیت سے اپنے فرائض سرانجام دے رہے تھے۔ مرحوم نے پسماندگان میں بیوہ تین بیٹیاں اور تین بیٹے سوگوار چھوڑے ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنی جوار رحمت اور جنت الفردوس میں جگہ بخشے۔ آپ کے درجات کو ہمیشہ بلند فرماتا رہے۔ نیز جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ہر آن ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین

پتہ درکار ہے

❁ مکرم مجیب الرحمٰن صاحب ولد مکرم عزیز الرحمٰن صاحب وصیت نمبر 99918 نے مورخہ 26......2008ء طاہر ہوسٹل جامعہ احمدیہ ربوہ سے وصیت کی تھی۔ مورخہ 14 جون 2011ء کے بعد سے موصی کا دفتر سے رابطہ نہ ہے اگر موصی خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

سکیم تاریخ احمدیت

❁ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعت احمدیہ عالمگیر کی روز افزوں ترقیات کے پیش نظر "تاریخ احمدیت" کیلئے ایک سکیم منظور فرمائی ہے جس کی روشنی میں دنیا بھر میں پھیلی ہوئی جماعتوں کے امرائے کرام، صدر صاحبان، مربیان کرام اور احباب جماعت سے درج ذیل امور میں تعاون کی درخواست ہے۔

1۔ حضرت مسیح موعود، خلفائے کرام یا رفقاء کرام کے غیر مطبوعہ واقعات، تاریخی خطوط یا تصاویر ہوں یا اسی طرح غیر مطبوعہ تاریخی تحریرات اور بزرگان کے خودنوشت حالات زندگی ہوں تو وہ شعبہ ہذا کو بھجوائے جائیں۔

2۔ تمام اہم مواقع مثلاً جلسہ سالانہ، اجتماعات، بیوت الذکر کے سنگ بنیاد اور افتتاح، مشن ہاؤسز، سکولز، ہسپتال کے قیام اور کارکردگی وغیرہ کی رپورٹس کی ایک کاپی شعبہ ہذا کو بھجوائی جایا کرے۔

3۔ تمام اہم مواقع کی تصاویر بھی بھجوائی جائیں اگر کوئی پرانی تاریخی تصویر ہو تو وہ بھی بھجوائیں یہ تصویر سکین (Scan) کر کے بحفاظت واپس ارسال کر دی جائے گی۔

4۔ تمام جماعتیں اپنے رسائل جو جرائد کی ایک ایک کاپی شعبہ تاریخ احمدیت ربوہ کو بھجوایا کریں۔ اسی طرح نئی مطبوعات کی دو عدد کاپیاں بھی بھجوائی جایا کریں تاکہ تاریخی طور پر ریکارڈ رکھا جاسکے۔

5۔ احمدیت کیلئے جان دینے والے تمام احباب کی تصاویر درکار ہیں اسی طرح ان کے مختصر حالات زندگی بھی ہمراہ بھجوائے جائیں۔

6۔ اسیران راہ مولیٰ کے مقدمات اور حالات و واقعات وغیرہ بھی بھجوائے جائیں۔ نیز تصاویر میسر ہوں تو وہ بھی ارسال فرماویں۔

7۔ کسی بھی میدان میں نمایاں ترقی کرنے والے احمدی احباب کی کامیابیوں کی خبر بھی شعبہ ہذا کو بھجوائی جائے۔

8۔ دشمنان احمدیت کی دشمنی اور ان کے انجام کے متعلق معلومات بھی بھجوائیں۔

9۔ احمدیت کے حق یا مخالفت میں شائع ہونے والی خبریں اصل حوالے کے ہمراہ بھجوائیں۔

شعبہ تاریخ احمدیت صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ
پی او بی باکس 20 چناب نگر ضلع چنیوٹ پاکستان
فون: 0092.47.6211902
فیکس: 0092.47.6211526
tareekh.ahmadiyyat@saapk.org

گوندل کے ساتھ پچاس سال
★ گوندل کراکری سے گوندل بینکوئیٹ ہال
★ ترقی معیار اور خدمت کی گولڈن جوبلی
بکنگ آفس: گوندل کیٹرنگ گولبازار ربوہ
ہال: سرگودھا روڈ ربوہ
فون: 0300-7709458,0301-7979258, 6212758

عجائبات عالم

بالی کے آتش فشاں پہاڑ

انڈونیشیا کا ایک خوبصورت جزیرہ

بالی جزیرہ معاشرتی اور ثقافتی اعتبار سے انڈونیشیا کا ایک اہم ترین جزیرہ ہے۔ دنیا میں اگر کسی مقام کو درحقیقت جنت کا نمونہ کہا جاسکتا ہے تو وہ ننھا منا جزیرہ بالی ہے جو جاوا کے مشرقی کنارے پر پانی سے گھرا ایک چھوٹا اور تنگ قطعہ زمین ہے۔ 2243 مربع میل رقبے پر مشتمل جزیرہ بالی اپنے صحت مندانہ حسن اور اعلیٰ ثقافت میں شہرت رکھتا ہے۔ یہاں بہت سے آتش فشاں پہاڑ بھی ہیں۔ آتش فشاں پہاڑ کی وادی جو جزیرے کے جنوب میں ہے بڑی زرخیز ہے۔ یہاں کے جنگلات میں شیر اور ہرن بکثرت ملتے ہیں۔

10 ویں سے 15 ویں صدی تک بالی پر جاوا کے حکمران قابض رہے۔ 17 ویں صدی کے اوائل میں ڈچ ایسٹ انڈیا کمپنی نے اس جزیرے کے ساتھ تجارت شروع کی۔ چند سال انگریز بھی اس پر قابض رہے۔ تقریباً ایک سو سال سے زائد عرصے تک پرتگالیوں کا عمل دخل رہا۔ 1950ء میں یہ علاقہ آزاد ہوا اور اب انڈونیشیا کا ایک صوبہ ہے۔

بالی کے لوگ جس ہندوازم کے پیروکار ہیں اس پر زیادہ اثر بدھ مت کا ہے۔ یہاں مصوری، موسیقی اور رقص، روزمرہ زندگی اور مذہبی رسومات سے وابستہ ہیں۔ بالی کو ہزار مندروں کا جزیرہ بھی کہا جاتا ہے لیکن حقیقت میں یہاں 10 ہزار مندر ہیں۔ آتش فشاں پہاڑ ''اگانگ'' 10 ہزار 308 فٹ اونچا ہے اور بالی کا بلند ترین مقام بھی یہی ہے۔ بالی کے باشندوں کے نزدیک یہ پہاڑ دنیا کا مرکز ہے۔ اس جگہ بالی کا سب سے مقدس مندر ''پورابیساکھی'' ہے۔

بالی کا ہر گاؤں خود کفیل بستی ہے۔ جو سب ایک دیوتا کی پوجا کرتے ہیں۔ ہر گاؤں میں ایک انجمن ہے جو مندروں کی دیکھ بھال کرتی اور مختلف تہواروں اور مذہبی رسوم کا انعقاد کرتی ہے۔ بالی کے لوگ اپنی فنکارانہ صلاحیتوں کی بدولت بھی بہت مشہور ہیں۔ ان میں اچھے مصور، لکڑی پر نقش و نگار بنانے والے، پتھر اور ہاتھی دانت کا کام کرنے والے اور جواہرات جڑنے والے موجود ہیں۔ انہیں خوبیوں کی بناء پر ہر سال سینکڑوں سیاح بالی کے قدرتی حسن کو دیکھنے یہاں آتے ہیں۔

سیل۔ سیل۔ سیل

سیل پرائس 200/= روپے سے 400/= روپے

نیز بچگانہ سکول شوز صرف 350/- روپے

نیو رشید بوٹ ہاؤس گولبازار ربوہ فون: 6213835

خبریں

کینیڈا میں ذہنی بیمار مجرموں کیلئے قواعد میں تبدیلی کا فیصلہ

انتہائی خطرناک بیمار ذہنی مجرموں کی رہائی کیلئے حکومت نے اگلے سال کریمنل کوڈ میں تبدیلیوں کا فیصلہ کیا ہے۔ ان خیالات کا اظہار وزیر انصاف روب نکلسن نے ایک نیوز کانفرنس کے دوران کیا تاہم انہوں نے یہ نہیں بتایا کہ کس قسم کی تبدیلیاں کی جائیں گی ان کا کہنا تھا کہ تبدیلیوں کے وقت عوام اور خاص کر متاثرہ افراد کے حقوق کو مدنظر رکھا جائے گا۔ نکلسن کا کہنا تھا کہ انہیں توقع ہے کہ یہ تبدیلیاں اگلے سال متعارف کروائی جائیں گی تاہم عوام کی حفاظت سب سے مقدم ہے۔

(روزنامہ جنگ لاہور 24 نومبر 2012ء)

اندھیرے میں روشنی دینے والے سن گلاسز تیار

ایسے سن گلاسز تیار کئے گئے ہیں جو اندھیرے میں آپ کو روشنی فراہم کریں گے۔ سن گلاسز عموماً دھوپ کی تمازت سے بچنے کیلئے استعمال کئے جاتے ہیں لیکن اب ایسے سن گلاسز تیار کر لئے گئے ہیں جو رات کے اندھیرے میں ہیڈ لائٹس کی طرح روشن ہو کر آپ کی مدد کریں گے۔ ان سن گلاسز میں چھوٹی چھوٹی ایل ای ڈی لائٹس نصب کی گئی ہیں۔ یہ گلاسز تین ڈینش مکینیکل انجینئر نے تیار کئے ہیں۔

عنقریب سمارٹ فون ڈیوائس ہتھیار بن جائے گی

آئی فون صارفین کے ساتھ ساتھ ڈاکوؤں میں بھی بہت مقبول ہے تاہم اب ان کے چھیننے کا خطرہ کم ہوگیا ہے کیونکہ اب یہ سمارٹ ڈیوائس ہی ایک ہتھیار بن جائے گی۔ جی ہاں امریکہ میں ایسا آئی فون کور متعارف کرایا گیا ہے جو مرچوں کا سپرے کر کے ڈاکوؤں کو دور بھگانے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ سپرے ٹیک نامی یہ کیس سکاٹ میکفیرسن کے ذہن کی پیداوار ہے جنہوں نے اپنی بیٹی کے تحفظ کیلئے اسے ایجاد کیا اس کور کے پچھلی طرف سپرے کنستر موجود ہوتا ہے جسے ایک پن ہٹا کر متحرک کر کے حملہ آور کی آنکھوں پر مرچوں کا چھڑکاؤ کیا جاسکتا ہے۔

(روزنامہ جنگ لاہور 24 نومبر 2012ء)

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

۞ مکرم خالد محمود صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کیلئے ضلع گجرات کے دورہ پر ہیں احباب جماعت واراکین عاملہ اور مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

خریداران الفضل وی پی وصول فرمائیں

۞ دفتر روزنامہ الفضل کی طرف سے خریداری الفضل کا چندہ ختم ہونے پر بیرون ربوہ احباب کو وی پی پیکٹ بھجوایا جاتا ہے۔ اب جن خریداران الفضل کا چندہ ختم ہو چکا ہے ان کی خدمت میں بوجوہ خاکسار طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ دارالنصر غربی ربوہ کی طرف سے وی پی بھجوایا جارہا ہے۔ مہربانی کر کے ادارہ کی طرف سے ارسال کردہ یہ پیکٹ وصول فرمائیں تاکہ رقم آپ کے کھاتہ میں درج کر کے اخبار الفضل جاری رکھا جاسکے۔ ادارہ کو منی آرڈر ارسال کرتے وقت بھی خیال رہے کہ منی آرڈر خاکسار کے نام ہو۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

ایکسپریس کوریئر سروس

کی جانب سے خوشخبری

جرمنی + بیلجیئم + برطانیہ + امریکہ + کینیڈا + آسٹریلیا اور دیگر ممالک میں 20 کلو اور اس سے زائد پارسل بھجوانے پر حیرت انگیز کمی / فیصل آباد، سرگودھا اور دیگر شہروں اور اندرون ربوہ گھر سے پارسل پک کرنے کی سہولت

یورپ کے پارسل پر ٹیکس نہ لگنے کی گارنٹی

اعلیٰ سروس ہماری پہچان

Express Courier Service

گول بازار نزد مسلم بینک ربوہ فون: 047-6214955

برانچ: نزد سپر برگر بشارت مارکیٹ اقصیٰ روڈ ربوہ

فون: 047-6214956

شیخ زاہد محمود: 0321-7915213

Skylite Training Institute Of Information Technology

سکائی لائٹ انسٹیٹیوٹ کے زیر اہتمام کمپیوٹر کورسز کا اجرا ہو چکا ہے

JOB OPPORTUNITIES

MBA اور Graduates کے لیے : آج ہی رابطہ کریں

25000 سے 50000 تک کمانے کا موقع : jobs@skylite.com

داخلے جاری ہیں

مناسب فیس

انتہائی پروفیشنل ٹیچرز، بہترین کلاس روم اور لیب

کمپیوٹر بیسک | مائیکروسافٹ آفس | ویب ڈویلپمنٹ | آن لائن مارکیٹنگ | گرافکس ڈیزائننگ

047-6215742 4/14 سیکنڈ فلور، گول بازار ربوہ۔ Skylite Communications

ربوہ میں طلوع وغروب 18۔فروری	
طلوع فجر	5:21
طلوع آفتاب	6:46
زوال آفتاب	12:23
غروب آفتاب	5:59

تریاق معدہ

ہاضمے کا لذیذ چورن

کھانا ہضم کرتا ہے

NASIR ناصر

ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ

Ph:047-6212434

فاتح جیولرز

www.fatehjewellers.com

Email:fatehjeweller@gmail.com

ربوہ فون نمبر: 0476216109

موبائل 0333-6707165

الحمید ہومیو کلینک

پرانی اور نئی لیکن ضدی امراض

ہومیوفزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر ایم۔اے

ڈی ایچ ایم ایس پنجاب آر ایم ایم پی (پاکستان)

عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ

0344-7801578

Got.Lic# ID.541

IATA

ملکی وغیر ملکی ٹکٹ۔ ریکنفرمیشن۔ انشورنس

ہوٹل بکنگ کی با رعایت سروس کے لئے

Sabina Travels Consultant

Yadgar Road Rabwah

047-6211211,6215211

0334-6389399

FR-10